ایک دردناک رپورٹ

دورۂ سیلاب زدہ علاقہ ضلع راجن پور

شعبہ نشر و اشاعت ، صوبہ پنجاب

۹ ، ۱۰ اگست کی درمیانی رات آنے والے سیلاب اور بارشوں نے اضلاع راجن پور، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بہاول پور اور سیالکوٹ کے متعدد علاقوں کو سخت تباہی سے دوچار کیا ہے۔ ان اضلاع میں جماعتِ اسلامی کی مختلف ٹیمیں تباہی کا جائزہ لے رہی ہیں اور حتی الوسع متاثرینِ سیلاب کی خدمت کر رہی ہیں۔

امیر جماعتِ اسلامی صوبہ پنجاب مولانا فتح محمد کی سربراہی میں ستمبر کے ابتدائی ایام میں مولانا محمد افضل بدر صاحب نائب امیر جماعت اسلامی پنجاب، میاں محمد رمضان صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان، ملک عزیز الرحمٰن جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی راجن پور، ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سیکرٹری کسان بورڈ پنجاب اور عبدالمجید پٹھان صدر کسان بورڈ ضلع راجن پور پر مشتمل ایک ٹیم نے ضلع راجن پور کا تفصیلی دورہ کیا اور سیلاب کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

ضلع راجن پور، جس کا دورہ امیر صوبہ نے بذاتِ خود کیا ہے، کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں ۔ امیر صوبہ اپنی ٹیم کے ہمراہ رُجھان، عمر کوٹ، کوٹلہ گلشیر بورے ور، رکھ بورے ور، چک لاد، سلیم آباد، صفدر آباد، گیاں مل، کوٹلہ حسن شاہ، قادرہ، رکھ قادرہ، چک ذہورا، بھاگ سر، کھری، ڈھا بنر والی، بھٹل نصیر، کوٹلہ حسن جامڑا، بستی نکا، ونگ ، راجن پور، فاضل پور، حاجی پور اور داجل کی نواحی بستیوں کا دورہ کیا اور مصیبت زدہ افراد کے مسائل کو معلوم کیا ۔ یہ تباہی ایک طرف سے دریائے سندھ اور دوسری طرف سے متصل دو دکوہیوں

کے سیلاب سے واقع ہوئی ہے۔

نقصان کی تفصیلات چونکہ یہ سیلاب رات کو اچانک آیا تھا اس لیے بہت سی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ عمر کوٹ اور ونگ کے تین بچے سیلاب میں ڈوب کر جان بحق ہو گئے۔ یونین کونسل شاہ والی کی ایک کشتی کے الٹ جانے کے باعث چار آدمی ڈوب کر مر گئے۔ علاوہ ازیں مختلف مقامات سے مزید دس سے کر پندرہ افراد ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔ اس سلسلے میں تحقیق جاری ہے۔ ہزاروں مویشی اس سیلاب سے ہلاک ہو گئے۔ لاکھوں من غلہ اور بھوسہ سیلاب کی نذر ہو گیا ہے۔ ہزاروں ایکڑ پر پھیلی ہوئی کئی لاکھ روپیہ کی کپاس کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ چاول کی فصل کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ جو فصل سیلاب کی تباہی سے بچ گئی ہے اس کی تباہی کا خطرہ بھی اس طرح موجود ہے کہ متعلقہ نہروں کے ٹوٹنے سے اب انہیں بند کر دیا گیا ہے اور مطلوبہ پانی اُن کو مہیا نہیں کیا جا رہا۔ سیلاب کی وجہ سے کثیر تعداد میں سانپ نمودار ہو گئے ہیں اور بہت سی جانوں کو ان سے خطرہ لاحق ہے۔ بہت سے لوگ سانپوں کے ڈسے جانے کی وجہ سے گھروں اور ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

حکومت کے ناکافی اقدامات اتنی بڑی مصیبت کے موقع پر انتظامیہ کے افراد نے انتہائی بے حسی کا ثبوت دیا ہے۔ سیلاب کے سلسلے میں متاثر ہونے والے علاقے کو بروقت پیشگی وارننگ نہیں دی گئی تاکہ اس مصیبت سے محفوظ ہونے کے لیے علاقے کے لوگ ممکن اقدامات کر سکتے۔ سیلاب کے پھوٹ پڑنے کے فوراً بعد مصیبت زدہ لوگوں کو سیلاب سے نکالنے کے لیے حکومت کی طرف سے قطعاً کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ حالانکہ اس موقع پر کشتیوں اور لانچوں کے ذریعہ عوام کو محفوظ جگہ پر پہنچا کر ان کی مصیبت میں کمی کی جا سکتی تھی۔ سیلاب کے فوراً بعد سرکاری افسروں نے ماسوائے رجھان اور عمر کوٹ کے سیلاب زدگان کی مشکلات کو جاننے کے لیے اور تباہ کاریوں کا جائزہ لینے کے لیے کوئی دورہ نہیں کیا۔ سیلاب کے چند دن بعد کچھ فوجی افسر اور نوجوان آئے، جن کے پاس لانچیں بھی تھیں، انہوں نے سیلاب زدگان کی مدد کرنے کے بجائے صرف اپنے افسران کو ادھر ادھر لے جانے کی خدمت سرانجام دی۔ اس موقع پر تقریباً تین لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن حکومت نے فوری ضروریات کو پورا کرنے

کے لیے نہایت معمولی سامان فراہم کیا ہے۔ صرف ایک یونین کونسل کھبس کی متاثرہ آبادی بیس پچیس ہزار ہے،، گوشت فراہم کرنے کے لیے ۱۸ کٹے، پندرہ پندرہ کلو کے پانچ گھی کے ٹین اور اٹھارہ اٹھارہ کلو کے آٹے کے دس تھیلے، گڑ کی دو بوریاں اور دو من دال تقسیم کی ہے۔ اگر دیگر یونین کونسلوں میں بھی اسی مقدار میں امداد پہنچائی گئی ہے تو یہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف ہے۔

حکومت نے اس علاقے کو آفت زدہ قرار دے کر آبیانہ، مالیہ اور عشر کی معافی کا اعلان تو کیا ہے، لیکن صرف اتنی امداد سے مصیبت زدہ لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت نے سیلاب کی بندش کے لیے بروقت کوئی ضروری تدابیر بھی اختیار نہیں کیں۔

علاوہ ازیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران نے بھی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی، جنہوں نے ان کو ووٹ دے کر اسمبلیوں تک پہنچایا، امداد کے لیے کوئی دورہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی امداد بہم پہنچانے کے لیے برسر اقتدار جماعت نے کوئی منصوبہ بندی کی۔

تجاویز امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب مولانا فتح محمد اور کسان بورڈ پنجاب کے ذمہ داران نے متاثرہ علاقوں کے افراد کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں حسب ذیل تجاویز مرتب کی ہیں جو مرکزی اور صوبائی حکومت کو براہ راست اور اخبارات کے ذریعہ بھی پہنچائی جارہی ہیں۔

۱۔ تمام متاثرہ علاقوں کے جانی و مالی اور فصلاتی نقصانات کی صحیح تفصیلات مرتب کی جائیں۔ اور ان کے فوری مسائل کو بلا تاخیر حل کیا جائے۔ جن مسائل کے حل کے لیے کچھ میعاد درکار ہے اُن کو ایک سال کے اندر اندر لازماً حل کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ سال اگر خدانخواستہ ایسی صورت حال رونما ہو تو اس کے نقصانات سے بچا جاسکے۔

۲۔ سیلاب سے متاثرہ علاقہ میں بیماریاں پھیلنی شروع ہوگئی ہیں اس لیے فی الفور حکومت کی طرف سے ہنگامی بنیادوں پر میڈیکل ایڈ پہنچائی جائے۔

۳۔ تمام متاثرہ آبادی میں گندم، چاول، دالیں، گھی، شکر اور دیگر اشیائے ضرورت وافر مقدار میں تقسیم کی جائیں۔

۴ — فصلات، گندم اور بھوسہ وغیرہ کا جو نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کے لیے کچھ نقد رقوم بھی متاثرین کو دی جائیں۔

۵ — حکومت تباہ شدہ مکانات کی تعمیر کے لیے تین ہزار سے لے کر دس ہزار روپیہ تک فی گھر حسب ضرورت مالی امداد دے۔ جہاں جانی اتلاف ہوا ہے، وہاں ان کے وارثین کو خصوصی رقم دے کر اُن کی دلجوئی کی جائے۔

۶ — تمام تقاوی قرض نیز زرعی ترقیاتی بنک، کمرشل بینک اور کواپریٹو سوسائٹی سے حاصل کردہ قرضہ جات کی مہلت میں کم از کم دو سال کا اضافہ کیا جائے۔ ان قرضوں پر سود مطلقاً وصول نہ کیا جائے اور پہلی قسط کی وصولی مئی جون ۱۹۸۷ء سے قبل نہ کی جائے۔ اور افسران کو سختی سے ہدایت کی جائے کہ وہ خواہ مخواہ کسانوں کو پریشان نہ کریں۔

۷ — نہروں اور راجباہوں کے کناروں اور ہیڈوں کی مرمت کر کے جلد از جلد ان میں پانی چھوڑا جائے تاکہ سیلاب سے بچی ہوئی فصلیں صحیح طور پر نشوونما پاسکیں۔

۸ — رابطہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں اور ان کی فوری مرمت کی جائے۔ قصبہ حاجی پور کے واٹر سپلائی کے ناقص نظام کو تبدیل کیا جائے اور مضرِ صحت پانی سے باشندگانِ قصبہ کو نجات دلائی جائے۔

۹ — کچھ بڑے زمیندار اپنا رقبہ اور مکانات بچانے کے لیے خود بند باندھ لیتے ہیں اور جب چاہیں توڑ بھی دیتے ہیں جس سے غریب کسانوں کو بہت نقصان ہوتا ہے، حکومت کا فرض ہے کہ ذاتی بند باندھنے پر پابندی عاید کرے اور اس کی اسی صورت میں اجازت دے جب کہ ان بندوں سے دوسرے لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔

۱۰ — متاثرہ علاقے کے لوگوں نے چوری کی وارداتوں کا بھی ذکر کیا ہے اور پولیس کی بے حسی اور رشوت طلبی کی شکایت بھی کی ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ سیلاب میں لٹے پٹے دیہاتیوں کی جان و مال کی حفاظت کرے اور ان کی مصیبتوں میں اضافہ نہ ہونے دے۔

مابعد کے اقدامات ۱ — کوہ سلیمان کے دامن میں رود کوہی "کاہا" اور رود کوہی چھاچھڑ کے منبع پر سال ڈیم بنائے جائیں اور اس پانی کو علاقے کی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جائے

اور زائد پانی کو دریا میں گرانے کے لیے بڑے نالے کھود دے جائیں۔

۲۔ سیلاب کے پانی کی سابقہ گذرگاہوں کو جو اب عدم توجہ سے اٹ چکی ہیں، جلد از جلد مرمت کیا جائے۔

۳۔ نہر داجل کے غربی کنارے کو اتنا مضبوط بنایا جائے کہ وہ سیلاب کو روکنے کے لیے فلڈ بینک (بند) ثابت ہو سکے۔

۴۔ نہروں اور راجباہوں کے سائفن چھوٹے اور تعداد میں کم ہیں۔ سیلاب کے موقع پر اندازے سے دگنے پانی کے اخراج کو مدنظر رکھ کر مزید سائفن بنائے جائیں۔

۵۔ کسں سے عمر کوٹ تک بائیس میل لمبا حفاظتی بند تعمیر کیا جائے اور ضلع کونسل کا پرانا بند جو سیلاب سے ٹوٹ گیا ہے اور تباہی کا موجب بنا ہے اسے فوری طور پر مرمت کیا جائے

جماعت اسلامی کی خدمات جماعت اسلامی اپنی سابقہ روایات کے مطابق تمام متاثرہ اضلاع کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے۔ مختلف متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا گیا ہے اور حسب توفیق خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں۔ راجن پور کی نسبتاً چھوٹی جماعت ہے، اس نے اپنے ضلع سے فراہم کردہ ذرائع اور مرکز سے ملنے والی امداد سے سیلاب کے آغاز سے ہی کام شروع کیا ہے اور مصیبت زدہ بستیوں میں پہنچ کر آٹا، چاول اور دیگر اشیاء فراہم کی ہیں اور اب متاثرہ علاقوں میں طبی امداد بہم پہنچانے کا پروگرام پیش نظر ہے۔

اپیل امیر صوبہ پنجاب مولانا فتح محمد نے صوبہ کے دوسرے اضلاع کے عوام سے اپیل کی ہے کہ راجن پور، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، سیالکوٹ، بہاول پور اور بہاول نگر کے آفت رسیدہ بھائیوں کی امداد کے لیے دستِ تعاون بڑھائیں، اپنی امدادی رقوم جماعت کے مرکزی اور صوبائی دفتر یا متاثرہ اضلاع کے ضلعی دفاتر کو ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔